فون نمبر ۳ بسم اللہ الرحمن الرحیم رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء — عسیٰ ان یبعثک ربک مقاما محمودا

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم سہ شنبہ

ایڈیٹر: روشن دین تنویر

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۵/۲۰ | ۲۸ احسان ۱۳۴۵ ہش | ۸ ربیع الاول ۱۳۸۶ھ | ۲۸ جون ۱۹۶۶ء | نمبر ۱۴۸

اخبار احمدیہ

○ ربوہ ۲۷ جون۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

○ حیدر آباد ۲۷ جون (بذریعہ تار) مکرم مولوی غلام احمد صاحب فرخ ریڈیو پاکستان حیدر آباد سے مورخہ ۲۸ جون بروز منگل چھ بجے شام آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی حیاتِ طیبہ اور سیرتِ مقدسہ پر تقریر کریں گے۔

○ مورخہ ۲۰ جون کو مکرم انعام الرحمٰن صاحب ہیلتھ انسپکٹر سلطان پور ضلع سکھر کے ہاں بیٹی پیدا ہوئی ہے۔ نومولودہ محترم مولوی عبدالرحمٰن صاحب انور پرائیویٹ سیکرٹری حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی پوتی ہے۔ حضور اقدس نے امۃ النصیر نام تجویز فرمایا۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نومولودہ کو لمبی عمر عطا فرمائے اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔

○ مکرم سید احمد شاہ صاحب سیالکوٹی گزشتہ دنوں نظارت اصلاح وارشاد کی ہدایت کے ماتحت گوجرانوالہ میں تعلیم القرآن کے سلسلہ میں کام کرتے رہے ہیں۔ وہاں سے وہ فارغ ہو کر غالباً کسی رشتہ دار کے پاس گئے تھے۔ وہ مہربانی فرما کر دفتر ہذا میں تشریف لے آئیں۔ انہیں ایک اور مقام پر بھجوانے کی تجویز ہے۔

ناظر اصلاح وارشاد

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

جب تک عزیز چیزوں کو خرچ نہ کرو گے محبوب اور عزیز ہونے کا درجہ نہیں مل سکتا

اگر تکلیف اٹھانا نہیں چاہتے اور حقیقی نیکی اختیار نہیں کرتے تو کیونکر کامیاب و بامراد ہو سکتے ہو

"نیکی ایک زینہ ہے اسلام اور خدا تعالیٰ کی طرف چڑھنے کا لیکن یاد رکھو کہ نیکی کیا چیز ہے؟ شیطان ہر ایک راہ میں لوگوں کی راہزنی کرتا اور ان کو راہِ حق سے بہکاتا ہے۔ مثلاً رات کو روٹی زیادہ پک گئی اور صبح کو باسی بچ گئی۔ عین کھانے کے وقت کہ اس کے سامنے اچھے اچھے کھانے رکھے ہیں۔ ابھی لقمہ نہیں اٹھایا کہ دروازہ پر آکر فقیر نے صدا کی اور روٹی مانگی۔ کہا کہ باسی روٹی سائل کو دے دو۔ کیا یہ نیکی ہوگی؟ باسی روٹی تو پڑی ہی رہنی تھی۔ تنعّم پسند اسے کیوں کھانے لگے؟ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ویطعمون الطعام علیٰ حبّہ مسکیناً و یتیماً و اسیرا۔ یہ بھی معلوم رہے کہ طعام کہتے ہی پسندیدہ کھانے کو ہیں۔ سڑا ہوا باسی طعام نہیں کہلاتا۔

الغرض اگر اس رکابی میں سے جس میں تازہ لذیذ اور پسندیدہ کھانا رکھا ہوا ہے اور ابھی کھانا شروع نہیں کیا فقیر کی صدا پر نکال کر دے تو یہ نیکی ہے۔ بے کار اور نکمی چیزوں کے خرچ سے کوئی آدمی نیکی کرنے کا دعوےٰ نہیں کر سکتا۔ نیکی کا دروازہ تنگ ہے۔ پس یہ امر ذہن نشین کر لو کہ نکمی چیزوں کے خرچ کرنے سے کوئی اس میں داخل نہیں ہو سکتا کیونکہ نصِ صریح ہے لن تنالوا البرّ حتیٰ تنفقوا مما تحبون۔ جب تک عزیز سے عزیز اور پیاری سے پیاری چیز کو خرچ نہ کرو گے اس وقت تک محبوب اور عزیز ہونے کا درجہ نہیں مل سکتا۔ اگر تکلیف اٹھانا نہیں چاہتے اور حقیقی نیکی کو اختیار کرنا نہیں چاہتے تو کیونکر کامیاب اور بامراد ہو سکتے ہو؟"

(رپورٹ جلسہ سالانہ ۱۸۹۷ء صفحہ ۷۹)

تعلیم القرآن کلاس میں شامل ہونے والے احباب

نظارت اصلاح وارشاد کے زیرِ اہتمام اس سال یکم جولائی ۱۹۶۶ء سے تعلیم القرآن کلاس جاری ہوگی۔ اس میں مندرجہ ذیل احباب کو شامل ہونے کی اجازت دی گئی ہے۔ یہ تمام احباب کلاس میں شمولیت کے لئے ۳۰ جون کو شام تک ربوہ پہنچ جائیں۔ رہائش اور خوراک کا انتظام لنگر خانہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام میں ہوگا۔ کلاس صبح ۷ بجے سے ½ ۱۱ بجے مسجد مبارک میں ہوا کرے گی۔ اس سال کے کورس میں قرآن باترجمہ و مختصر تفسیر از پارہ ۲۱ تا ۳۰ اور حدیث کی کتاب ریاض الصالحین ہوگی اور روزانہ علماء سلسلہ کا مختلف دینی مسائل پر ایک ایک لیکچر ہوگا۔

کلاس میں شامل ہونے والے احباب موسم کے مطابق بستر اور نوٹ بکیں ساتھ لیتے آئیں۔ اس سال مستورات کے لئے پردہ کا بھی انتظام ہوگا۔ انشاء اللہ۔ باہر سے آنے والی مستورات محترمہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ سے رابطہ پیدا کریں۔

(ناظر اصلاح وارشاد ربوہ)

مکرم عبدالباری صاحب چک ۱۲۷ ۔ ۲۷ لائل پور

مکرم ضیاء الدین احمد صاحب قریشی ایڈووکیٹ ہائی کورٹ لاہور } لاہور

مکرم انیس الرحمٰن صاحب ڈنڈی پور کھیوال

مکرم رحمت علی صاحب ایم۔ اے سرگودھا

〃 حفیظ اللہ خان صاحب تولیکی

〃 محمد حمید اللہ خان صاحب

〃 نصرت احمد صاحب لوہیری والہ

〃 محمد انور صاحب ربوہ

(باقی صفحہ ۸ پر)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۸ جون ۱۹۶۶ء

اسلام اور سائنسی ترقیات

آج مشرق سے لے کر مغرب تک مسلمان پھیلے ہوئے ہیں۔ ایشیا اور افریقہ کے بہت سے ممالک مسلمانوں کے پاس ہیں۔ ان کے علاوہ بھی دنیا میں شاید ہی کوئی ملک ہوگا۔ جہاں مسلمان کم وبیش آباد نہ ہوں۔ حقیقت یہ ہے کہ تمام دنیا کی آبادی میں عیسائیت کے بعد شاید مسلمانوں کی سب مذاہب سے بڑی تعداد ہے۔ اگر موجودہ یورپ اور امریکہ میں سے ان لوگوں کو منہا کر دیا جائے۔ جو الحاد کی آغوش میں چلے گئے ہیں۔ تو اس لحاظ سے مسلمان کہلانے والوں کی تعداد سب سے زیادہ ہو جاتی ہے۔ مسلمانوں میں بھی آج کل بہت سے لوگ دین سے برگشتہ ہوتے جا رہے ہیں۔ لیکن شاید مسلمانوں میں ایسے لوگ بہت کم ہیں جو اللہ تعالیٰ کی توحید اور سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی رسالت پر وہ ابھی ایمان نہ رکھتے ہوں۔ گو یہ ایمان فی الحال کمزور ہی کیوں نہ ہو گیا ہو۔

گزشتہ روز کے پاکستان ٹائمز میں سائنس اور مذہب کے زیرعنوان ایک مضمون شائع ہوا ہے۔ اس میں آخر میں مضمون نویس نے اس بات پر افسوس کا اظہار کیا ہے کہ مسلمانوں نے ازمنہ وسطیٰ میں جو سائنسی علوم میں ترقیاں کی تھیں۔ ان سے فائدہ نہیں اٹھایا۔ اور آخر یورپ نے ان سے فائدہ اٹھایا۔ اس کی وجہ بیان کرتے ہوئے وہ لکھتے ہیں:۔

"یہ ایک المیہ اور طویل داستان ہے جو ایک بڑی جلد میں ہی سما سکتی ہے (کہ آج مسلمان سائنس میں کیوں پس ماندہ ہیں) اس کی بیرونی اور اندرونی وجوہات ہیں۔ یہ نہیں کہ مسلمانوں میں فائق اسلحہ جنگ نہیں تھے۔ رنویں صدی عیسوی کے ربع اول کے اختتام تک مسلمان اسلحہ جنگ میں بھی فوقیت رکھتے تھے۔ لیکن اندرونی وجوہات ایسی ہیں جنہوں نے ایسے حالات پیدا کر دئیے جو سراسر غیر اسلامی تھے۔ یہ ابھی تھوڑا ہی عرصہ ہوا ہے کہ ازہر کے شیوخ قہوہ اور تمباکو کے خلاف جہاد میں مصروف تھے۔ انہوں نے ابن خلدون کا پڑھنا پڑھانا کفر قرار دیا۔ قابل احترام سر سید احمد پر کفر کا فتوےٰ لگایا۔ کیا اب بھی علمائے دین بعض فتووں کو اس امر پر ترجیح نہیں دیتے کہ کوئی مسلمان ماہر فلکیات رمضان کے آغاز اور اختتام کے متعلق علمی رنگ میں کوئی حل پیش کرے۔ کیا یہ درست نہیں ہے کہ مختلف علماء کے پیرو اس امر کا فیصلہ کوچہ و بازار میں جھگڑوں اور دست و گریباں ہو کر کرتے ہیں۔ یہ المیہ ہے یہ ذہنی انتشار ہے۔ جیسا اقبال نے بدیں الفاظ توجہ کیا ہے کہ ؎

یہ ناداں گر گئے سجدے میں جب وقت قیام آیا

(پاکستان ٹائمز ۲۴ جون ۱۹۶۶ء)

فاضل مضمون نگار نے مسلمانوں کے سائنسی علوم میں کمزور رہ جانے کی جو وجوہات بیان کی ہیں ایک خاص حد تک صحیح ہیں۔ لیکن سائنسی علوم کے تعلق میں مسلمانوں کو ان باتوں سے جو نقصان ہوا ہے۔ وہ اس نقصان کے مقابلہ میں کچھ بھی نہیں ہے جو اس ذہنی انتشار کی وجہ سے خود اسلام کو پہنچا ہے۔ دوسرے لفظوں میں اسلام کو چھوڑ کر جو نقصان روحانی طور پر اور نتیجۃً دنیوی طور پر بھی مسلمانوں نے اٹھایا ہے وہ اس ترقی کی افادیت سے کہیں بہت زیادہ ہے۔ جو یورپین اقوام نے سائنس میں ترقی کر کے حاصل کی ہے۔ آج اگر مسلمان حقیقی طور پر اسلام پر قائم ہوتے تو دنیا اس تباہی کے گڑھے پر کھڑی نہ ہوتی۔ جس پر اس کو مغربی سائنسی الحاد نے کھڑا کر دیا ہے اس بات کو سمجھنے کے لئے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مندرجہ ذیل بیان پر غور کرنے کی ضرورت ہے۔ آپ فرماتے ہیں:۔

"اے عزیزو! پرانی کتابیں پڑھ کر دیکھو۔ پھر خود اپنے اسلاف کی تاریخ دیکھو۔ کیا ان لوگوں کی زندگیاں مادی تھیں۔ کیا ان کے کام صرف مادی تدابیر سے چلتے تھے؟ وہ لوگ خدا تعالیٰ کی محبت کے حاصل کرنے کے لئے رات دن تڑپتے تھے۔ اور ان میں سے کامیاب لوگ خدا تعالیٰ کے معجزات اور نشانات سے حصہ پاتے تھے۔ اور یہی وہ زندگی تھی جو ان کو دوسری قوموں کے لوگوں سے ممتاز کرتی تھی۔ لیکن آج وہ کونسا امتیاز ہے جو مسلمانوں کو ہندوؤں اور عیسائیوں اور دوسری قوموں کے مقابلہ میں حاصل ہے اگر کوئی ایسا امتیاز نہیں تو پھر اسلام کی ضرورت کیا ہے۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ ایسا امتیاز ہے لیکن مسلمانوں نے اسے بھلا دیا۔ اور وہ امتیاز یہ ہے کہ اسلام میں ہمیشہ کے لئے خدا کا کلام جاری ہے۔ اور ہمیشہ ہی خدا تعالیٰ کے ساتھ براہ راست تعلق پیدا کیا جا سکتا ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے فیضان کے یہی تو معنے ہیں۔ آپ کے فیضان کے یہ معنے تو نہیں ہو سکتے کہ ہم بی۔ اے یا ایم۔ اے کا امتحان پاس کر لیں۔ کیا ایک عیسائی بی۔ اے یا ایم۔ اے نہیں ہوتا۔ آپ کے فیضان کے یہ معنے تو نہیں ہیں کہ ہم نے کوئی بڑا کارخانہ چلا لیا ہے۔ کیا عیسائی اور ہندو اور سکھ ایسے کارخانے نہیں چلاتے۔ آپ کے فیضان کے یہ معنے تو نہیں کہ کوئی بڑی تجارتی کوٹھی ہم نے کھول لی۔ اور دولہ دراز ملکوں میں ہم نے تجارتی کاروبار جاری کر دیا ہے۔ یہ بھی سب ہندو اور عیسائی اور یہودی کر رہے ہیں۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے فیضان کے یہی معنے ہیں کہ آپ کے طفیل انسان کا خدا تعالیٰ سے براہ راست تعلق ہو جائے۔ انسان کا دل خدا تعالیٰ کو دیکھ لے۔ اس کی روح کا اس سے اتحاد ہو جائے۔ اس کا شیریں کلام اور خدا تعالیٰ کے تازہ بتازہ نشانات اور آیات اس کے لئے ظاہر ہوں۔"

(احمدیت کا پیغام ص ۴۵)

ہم یہ نہیں کہتے کہ اسلام سائنسی ترقیوں سے منع کرتا ہے۔ بلکہ ہم یہ کہتے ہیں کہ ایک مسلمان کا بنیادی کام یہ ہے کہ وہ سب سے پہلے اپنا معاملہ اللہ تعالیٰ سے درست رکھے پھر چاہے وہ سیاروں اور ستاروں میں پرواز کرتا پھرے کوئی حرج نہیں ہے۔ مشکل یہ آ پڑی ہے کہ یورپ نے سائنسی علوم کے نشہ میں تو خدا تعالیٰ کو چھوڑ دیا ہے مگر مسلمانوں نے بغیر مادی علوم میں ترقی کرنے کے ہی ایسا دینی جمود پیدا کر دیا ہے کہ آج تیرہ عجم خود مہذب کہلانے والی دنیا مسلمان اقوام کو پسماندہ قرار دے رہی ہیں۔ اور حقیقت یہ ہے کہ یہ اقوام پوشیدہ اور اعلانیہ طور پر کوشش کر رہی ہیں کہ کسی طرح اسلام کا نام دنیا سے مٹا دیا جائے۔ اگرچہ ؎

ایں خیال است و محال است و جنوں

مگر اس سے انکار نہیں کیا جا سکتا کہ آج متحد اقوام کے نزدیک اسلامی دنیا اس لئے دنیوی لحاظ سے پست ہے کہ وہ اسلام سے چمٹی ہوئی ہے۔ اور یہ اقوام ہو سکے تو اسلام کو ورنہ خود مسلمانوں ہی کو صفحہ ہستی سے مٹا دینا چاہتی ہیں۔ اور اس کام میں تقریباً تمام غیر مسلم اقوام یورپ کا ساتھ دینے کو تیار ہیں۔ چند روحوں کو جو حقیقی دین کی متجسس ہیں چھوڑ کر مغربی تہذیب کا نشہ تمام غیر مسلم اقوام پر ہی نہیں بلکہ اکثر مسلم اقوام کے دماغوں پر بھی طاری ہوتا جا رہا ہے۔

اس ظلمت خانے میں صرف ایک مدھم سی روشنی کی کرن ہے جو انسانیت کی ڈھارس بندھا سکتی ہے۔ اور وہ ہے آواز سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آواز جس نے

"دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کا طریق اپنی جماعت کے لئے بھی کھولا اور اپنے منکروں کے سامنے بھی اسی طریق کو پیش کیا۔ ہمارا خدا ایک زندہ خدا ہے وہ اب بھی کارخانہ عالم چلا رہا ہے۔ دنیا کا بھی اور دین کا بھی ایک مومن کے لئے ضروری ہے کہ وہ زیادہ سے زیادہ اس سے تعلق پیدا کرے۔ اور اس کے قریب ہوتا چلا جائے۔ اور وہ شخص جس پر ہدایت ظاہر نہیں ہوئی۔ اس کے لئے ضروری ہے کہ وہ خدا تعالیٰ سے بھی روشنی چاہے اور اسی کی مدد سے حقیقت تک پہنچنے کی کوشش کرے۔"

(احمدیت کا پیغام ص ۴۳)

الغرض اگر ہم اسلام کو چھوڑ کر آسمان کی کہکشاں بھی اتار لائیں تو بطور مسلمان ہونے کے ہمیں اس کا کوئی فائدہ نہیں۔ اگر ہم اللہ تعالیٰ کو پا لیں تو یہ مادی علوم اس کے مقابلہ میں ہیچ ہیں۔

حضرت مولوی عبدالمغنی صاحب جہلمی رضی اللہ عنہ کے شمائل کا تذکرہ

(محترم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل)

اللہ تعالےٰ کی خاص تقدیروں میں سے ایک تقدیر امتِ محمدیہ کے آخری حصہ میں مسیح موعود کی بعثت تھی۔ وہ کتنے خوش قسمت لوگ تھے جن کے لئے ازل سے یہ مقدّر تھا کہ وہ مسیح موعودؑ کی بعثت کے وقت آپ پر اوّلین ایمان لانے والے ہوں گے۔ مسیح موعود کی ہستی وہ ہے جس کے لئے ابتداء سے انبیاءؑ بشارت دیتے رہے کیونکہ جہاں ہر نبی آخری زمانہ میں دجال کے ظہور سے اپنی اپنی امت کو ڈراتا آیا ہے وہاں وہ انہیں یہ تسلّی بھی دیتا رہا ہے کہ اللہ تعالیٰ دجال کے شر سے بچانے کے لئے اپنے پاک مسیح کو روحانی ہتھیاروں کے ساتھ مبعوث فرمائے گا۔ خود سرورِ کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے بھی خبر دی ہے کہ دجّال کا استیصال مسیح موعود کے ہاتھوں ہوگا۔ اس سے ظاہر ہے کہ مسیح موعود کا وجود تمام انبیاء کی بشارتوں کا مصداق ہے اور اس کی عظیم ذمہ داری کی وجہ سے جو اوّلین سپاہی اس کے لئے مقدّر تھے یعنی پہلے مومنین۔ وہ بھی اپنی ذات میں ایک خاص شان رکھتے ہیں۔ چنانچہ بعض احادیث میں یہ صراحت موجود ہے کہ مسیح موعود کے اوّلین مخلص صحابہ کی تعداد اہلِ بدر کی تعداد کے مطابق ۳۱۳ ہوگی۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی کتاب انجامِ آتھم کے ضمیمہ میں اس حدیث کا ذکر کرتے ہوئے اپنے ۳۱۳ صحابہ کی فہرست تحریر فرمائی ہے۔ حضور نے "ایک اور پیشگوئی کا پورا ہونا" کے زیرِ عنوان تحریر فرمایا ہے:۔

"شیخ علی حمزہ بن علی ملک الطوسی اپنی کتاب جواہر الاسرار میں جو ۸۴۰ ہجری میں تالیف ہوئی تھی مہدی موعود کے بارہ میں مندرجہ ذیل عبارت لکھتے ہیں:۔ در اربعین آمدہ است کہ خروج مہدی از قریہ کدعہ باشد۔ قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم یخرج المہدی من قریۃ قال لہا کدعۃ ویصدّقہ اللہ تعالےٰ ویجمع اصحابہ من اقصی البلاد علی عدۃ اہل بدر بثلاث مائۃ وثلاثۃ عشر رجلاً ومعہ صحیفۃ مختومۃ (ای مطبوعۃ) فیہا عدد اصحابہ باسمائہم وبلادہم وخلالہم یعنی مہدی اس گاؤں سے نکلے گا جس کا نام کدعہ ہے (یہ نام دراصل قادیان کے نام کو معرّب کیا ہوا ہے) اور پھر فرمایا کہ خدا اس مہدی کی تصدیق کرے گا اور دُور دُور سے اس کے دوست جمع کرے گا جن کا شمار اہلِ بدر کے شمار سے برابر ہوگا یعنی ۳۱۳ ہوں گے اور ان کے نام بقید مسکن و خصلت چھپی ہوئی کتاب میں درج ہوں گے۔

اب ظاہر ہے کہ کسی شخص کو پہلے سے یہ اتفاق نہیں ہوا کہ وہ مہدی موعود ہونے کا دعوےٰ کرے اور اس کے پاس چھپی ہوئی کتاب ہو جس میں اس کے دوستوں کے نام ہوں لیکن میں پہلے اس سے بھی آئینہ کمالاتِ اسلام میں تین سَو نام درج کر چکا ہوں اور اب دوبارہ اتمامِ حجت کے لئے تین سَو تیرہ نام ذیل میں درج کرتا ہوں تا ہر یک منصف سمجھ لے کہ یہ پیشگوئی بھی میرے ہی حق میں پوری ہوئی اور بموجب منشاء حدیث کے یہ بیان کر دینا پہلے سے ضروری ہے کہ یہ تمام اصحاب خصلت صدق و صفا رکھتے ہیں اور حسبِ مراتب جس کو اللہ تعالےٰ بہتر جانتا ہے بعض بعض سے محبت اور انقطاع الی اللہ اور سرگرمیٔ دین میں سبقت لے گئے ہیں۔ اللہ تعالےٰ سب کو اپنی رضا کی راہوں میں ثابت قدم کرے۔"

(ضمیمہ انجامِ آتھم صفحہ ۴۱)

حضرت مولوی برہان الدین صاحب جہلمی رضی اللہ عنہ ان برگزیدہ افرادِ جماعت میں سے تھے جنہیں یہ شرف حاصل ہوا کہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اوّلین صحابہ میں شامل ہوں چنانچہ اس ۳۱۳ کی فہرست میں نمبر ۸۸ پر آپ کا نام نامی درج ہے۔ پھر آپ کو یہ سعادت بھی نصیب ہوئی کہ آپ کے فرزند حضرت مولوی عبدالمغنی صاحب جو ان دنوں بالکل جوان تھے انہیں بھی ۳۱۳ میں شامل ہونے کی سعادت نصیب ہوئی چنانچہ اس فہرست میں نمبر ۱۹۰ پر یوں لکھا ہے:۔

"۱۹۰۔ عبدالمغنی صاحب فرزند رشید مولوی برہان الدین صاحب جہلمی"

اللہ تعالےٰ کا خاص فضل تھا کہ حضرت مولوی عبدالمغنی صاحب کو جوانی سے لے کر آخر عمر تک احمدیت سے اعلےٰ وابستگی کی سعادت نصیب رہی اور انہوں نے عرصہ ملازمت میں بھی مقدور بھر دینی خدمات سرانجام دیں اور ریٹائرڈ ہونے کے بعد تو وہ کلیۃً خدمتِ احمدیت کے لئے وقف ہوگئے اور سالہا سال تک جماعتِ احمدیہ میں بطور امیر خدمتِ سلسلہ بجا لاتے رہے۔ آپ احمدیہ مسجد نیا محلہ جہلم میں امامت کے فرائض بھی ادا کرتے رہے۔ اللہ تعالےٰ نے آپ کو نہایت خوش الحانی عطا فرمائی اور آپ بہت اچھے طریق پر قرآنِ مجید کی تلاوت فرمایا کرتے تھے۔ جماعتی فرائض کی ادائیگی میں بیماری کے باوجود پورے انہماک سے حصہ لیتے رہے حتیٰ کہ اپنی وفات کے دن ۱۱ رجون ۱۹۶۶ء تک یہ سلسلہ برابر جاری رہا۔ گویا آپ کے حق میں بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی یہ دعا حرف بحرف پوری ہوئی کہ:۔

"اللہ تعالےٰ سب کو اپنی رضا کی راہوں میں ثابت قدم کرے۔"

اللہ تعالےٰ جنت الفردوس میں بھی آپ کے درجات بلند فرمائے اور اپنے خاص قرب میں انہیں جگہ دے۔ آمین۔

یہ بیان تو اس پہلو سے تھا کہ حضرت مولوی عبدالمغنی صاحب کا وجود گویا صداقتِ مسیح موعود علیہ السلام کی دلیلوں میں سے ایک دلیل تھا۔ اور آپ کا ثبات اور استقلال حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعا کا نتیجہ۔ ذاتی طور پر بھی حضرت مولوی صاحب موصوف کے حالات نہایت ایمان افروز ہیں۔ آپ کی طبیعت میں بہت تواضع اور فروتنی پائی جاتی تھی۔ اختلاف رائے ہو سکتا ہے مگر آپ کا انداز ہمیشہ منکسرانہ رہتا تھا۔ تکبّر اور غرور کا رنگ نہ ہوتا تھا۔ آپ ہمیشہ اپنی کمزوریوں پر نظر رکھتے تھے اور اللہ تعالےٰ کے حضور استغفار کرتے رہتے تھے۔ مجھے آپ کو خاص طور پر قریب سے دیکھنے کا اتفاق ۱۹۴۷ء کے شروع سے ہوا ہے جبکہ میرے چھوٹے بھائی حافظ عبدالغفور صاحب سابق مبلغ جاپان کی شادی مولوی صاحب کی بیٹی عزیزہ امۃ الحی سے ہوئی۔ حضرت مولوی صاحب نے اس سارے عرصہ میں ایسا اعلےٰ نمونہ اسلامی شریعت پر عمل پیرا ہونے کا دکھایا ہے کہ ہم سب کے لئے قابلِ رشک ہے۔ کوئی ایسی بات سارے عرصہ میں نہیں ہوئی جس سے یہ شبہ بھی پیدا ہوتا ہو کہ حضرت مولوی صاحب میں کسی قسم کا دنیادارانہ رنگ ہے بلکہ آپ ہمیشہ دین کو مقدم رکھتے تھے۔ اور ہر معاملہ میں اللہ اور رسولؐ کے بتائے ہوئے طریق کو اختیار فرماتے تھے۔ آپ بڑے دُعاگو تھے اور آپ کو اللہ تعالےٰ پر بڑا توکّل تھا۔ میرے بھائی کے گھر میں شروع میں دو تین بچیاں پیدا ہوئیں۔ عام طور پر لوگ بچی کی ولادت کو کمتر درجہ دیتے ہیں۔ حضرت مولوی صاحب ان لوگوں میں سے تھے جو اللہ تعالےٰ کی ہر موہبت کو خوشی اور مسرت سے قبول کرتے تھے۔ آخری تین چار سالوں میں اللہ تعالےٰ نے حضرت مولوی صاحب کو اپنی اس بچی سے دو نواسے بھی عطا فرمائے لیکن مولوی صاحب کو یہ افسوس رہا کہ وہ کراچی جا نہ سکے اور ان کی صاحبزادی اور داماد بیماری اور دیگر عوارض کے باعث بچوں کو جہلم نہ لا سکے اور مولوی صاحب انہیں نہ دیکھ سکے۔ اس کا ذکر انہوں نے اپنی بیماری کے آخری ایام میں بھی فرمایا۔

حضرت مولوی صاحب کی ابتدائی تعلیم

Digitized by Ahmadiyya Library Rabwah

اور تربیت قادیان میں ہوئی اور آپ نے نہایت پاکیزہ ماحول میں پرورش پائی تھی۔ آپ کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام، آپ کے خلفاء اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے بڑی محبت تھی۔ خاندان کے ہر فرد کا محبت اور عقیدت کے طور پر خاص احترام کرتے تھے اور مقدور بھر خدمت بجا لانا اپنی سعادت خیال فرماتے تھے۔ انصار اللہ کے گزشتہ سے پیوستہ اجتماع جہلم میں ہمارے موجودہ امام حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز بھی بطور صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ جہلم تشریف لے گئے تھے حضرت مولوی صاحب ان دنوں بیمار تھے لیکن اصرار کے ساتھ مسجد میں تشریف لائے اور جلسہ میں شریک ہوئے اور حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی خدمت میں نہایت ہی محبت اور خلوص کے ساتھ اپنی عقیدت کے پھول پیش کرتے رہے۔

حضرت مولوی صاحب موصوف صلہ رحمی اور اپنے رشتہ داروں کے ساتھ حسن سلوک کے لحاظ سے بھی ایک نمونہ تھے۔ اپنی تینوں بیویوں اور اپنے تینوں دامادوں کے ساتھ اور اپنے لڑکے عزیزم عبد الحی صاحب آف کویت سے نہایت اچھا سلوک کرتے رہے اور ہر رنگ میں ان کی بہبودی میں کوشاں رہے۔ جماعتی تربیت کا آپ کو ہمیشہ خیال رہا اور مقدور بھر شہر جہلم اور ضلع جہلم کی جماعتوں کا خاص خیال رکھتے۔ آپ سے ہر ملنے والا آپ کی محبت اور ہمدردی کو نمایاں طور پر محسوس کرتا تھا۔ میں لکھ چکا ہوں کہ حضرت مولوی صاحب بہت دعا گو تھے۔ جب وہ زیادہ چلنے پھرنے سے بوجہ بیماری معذور ہو گئے تھے تب بھی بکثرت دعائیں کرتے اور خطوط کے ذریعہ اپنے احباب اور رشتہ داروں کی دعاؤں سے امداد فرماتے اور ان کی ہر خوشی اور مسرت میں ممکن حد تک شرکت فرماتے۔ اس سلسلہ میں ۲۸ اکتوبر ۱۹۶۵ء کو آپ نے جو خط جہلم سے خاکسار کے نام لکھا اس کا حسب ذیل اقتباس آپ کی روحانی زندگی پر روشنی ڈالنے والا ہے۔ آپ تحریر فرماتے ہیں:-

"آج اخبار الفضل مورخہ ۲۸ اکتوبر ۱۹۶۵ء میں عزیز عطاء الرحیم صاحب کے نکاح کا اعلان پڑھ کر بڑی خوشی ہوئی الحمد للہ۔ اللہ تعالیٰ یہ تعلق زوجین کے لئے، جانبین کے لئے، اسلام اور احمدیت کے لئے ظاہری اور باطنی لحاظ سے، روحانی جسمانی لحاظ سے، ہر طرح برکات کا موجب بنائے آمین۔ اسی طرح ایک اور ڈبل مبارک وصول کریں۔ مجھے یہ علم ہوا ہے کہ آپ نے عزیز عطاء المجیب کو سلسلہ کیلئے وقف کر دیا ہے۔ الحمد للہ۔ اللہ تعالیٰ مبارک کرے۔ یہ بہت بڑی قربانی ہے۔ نیکی کا عمل اس قدر عظیم الشان نتائج کا حامل ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کی نسل در نسل کو اپنے فضل سے نوازدے گا۔ عاجز کو بھی دعاؤں میں یاد رکھیں۔۔

والسلام احقر عبد المغنی عفی عنہ"

حضرت مولوی صاحب کی طبیعت میں خلوص اور وفا کا مادہ کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا اور نظام جماعت کی پابندی اور خلیفۂ وقت کی دلی محبت اور پوری اطاعت کو آپ جزو ایمان سمجھتے تھے۔ ان حالات میں آپ کی وفات ایک عظیم قومی صدمہ ہے۔ آپ کی وفات سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ۳۱۳ صحابہ میں سے آخری دو شمعوں میں سے ایک شمع بجھ گئی ہے۔ آپ کی وفات سے ایسا وجود آنکھوں سے اوجھل ہو گیا جو اپنی ذات میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعا کا ایک نشان تھا۔ آپ کی وفات سے جماعت ایک نہایت ہمدرد اور محنتی کارکن اور خادم سلسلہ سے محروم ہو گئی ہے اور آپ کی وفات سے آپ کے رشتہ دار خورد و کلاں عزیز ایک شفیق بزرگ کی نوازشوں اور دعاؤں سے محروم ہو گئے ہیں۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔

ہاں ایک پہلو اطمینان کا بھی ہے اور وہ یہ کہ مرنا تو سب نے ہے لیکن حضرت مولوی صاحب اپنے فرض منصبی کو ادا کر کے طبعی عمر پا کر خدمت دین کرتے ہوئے فوت ہوئے ہیں اور آپ کو اللہ تعالیٰ کے وعدوں کے مطابق بہشتی مقبرہ کے خاص قطعہ میں جگہ حاصل ہوئی ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے تدفین تک کے تمام مراحل میں اور آخری دعا میں شمولیت فرما کر آپ کے رفع درجات کے لئے دعائیں فرمائی ہیں اب اللہ تعالیٰ سے یہی دعا ہے کہ وہ آپ کو جنت الفردوس میں بلند مقام عطا فرمائے اور آپ کے جملہ پسماندگان کو ہمیشہ اپنے فضلوں سے نوازتا رہے اور ان میں مخلص خادم دین پیدا کرتا رہے۔ آمین۔

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی اور تزکیۂ نفوس کرتی ہے۔

نظامِ وصیّت میں احمدی خواتین کی شمولیّت

(حضرت سیدہ اُمِّ متین صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ دنیا میں ایک نیا نظام قائم فرمایا جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو الہاماً فرمایا اَرَدْتُّ اَنْ اَسْتَخْلِفَ فَخَلَقْتُ اٰدَمَ گویا اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو آدم ثانی قرار دیا ہے جن کے ذریعہ سے ایک نئی نسل اور ایک نئی جماعت صلحاء کی بنیاد پڑی۔ اس مثالی معاشرہ کے قیام کی بشارت اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اس الہام کے ذریعہ دی کہ یٰٓاٰدَمُ اسْكُنْ اَنْتَ وَزَوْجُكَ الْجَنَّةَ اور یہ بشارت بھی دی کہ اس معاشرہ کے قیام میں ایسے پاک اور نیک لوگ آپ کی ہر طرح مالی اور روحانی مدد کریں گے جن کے دلوں میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے الہام کیا جائیگا کہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مشن کو کامیاب بنانے کے لئے ہر طرح کی قربانیاں دیں۔ یہ بشارت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ان الفاظ میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے دی گئی يَنْصُرُكَ رِجَالٌ نُّوْحِيْٓ اِلَيْهِمْ مِّنَ السَّمَآءِ لَا مُبَدِّلَ لِكَلِمٰتِ اللّٰهِ خدا کی باتوں کو کوئی ٹال نہیں سکتا وہ اپنے وقت پر پوری ہوں گی مگر خوش قسمت ہوں گے وہ لوگ جو خدا کے بنائے ہوئے سلسلہ کی ترقی میں امام وقت کی مدد کریں گے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام بھی ایسے لوگوں کو بشارت دیتے ہوئے اپنی کتاب "الوصیّت" میں تحریر فرماتے ہیں:-

"خدا کی رضا کو تم کسی طرح پا ہی نہیں سکتے جب تک تم اپنی رضا کو چھوڑ کر اپنی لذات چھوڑ کر ۔۔۔ ۔۔۔ ۔۔ اپنی عزت چھوڑ کر اپنا مال چھوڑ کر اپنی جان چھوڑ کر اس کی راہ میں وہ تلخی نہ اٹھاؤ جو موت کا نظارہ تمہارے سامنے پیش کرتی ہے۔ لیکن اگر تم تلخی اٹھا لوگے تو ایک پیارے بچے کی طرح خدا کی گود میں آ جاؤ گے اور تم ان راستبازوں کے وارث کئے جاؤ گے جو تم سے پہلے گزر چکے ہیں اور ہر ایک نعمت کے دروازے تم پر کھولے جائیں گے۔" (الوصیّت صفحہ ۱۱)

اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے اور اس کی راہ میں اشاعتِ اسلام کی خاطر مال خرچ کرنے کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے نظامِ وصیّت جاری فرمایا اور وصیّت کرنے کا یہ طریق مقرر فرمایا کہ جو مرد یا عورت نظامِ وصیّت میں شامل ہو وہ یہ وصیّت کرے کہ اس کی وفات کے بعد اس کے ترکہ کا دسواں حصّہ سلسلہ احمدیہ کے لئے وقف ہو گا جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے فرمان کے مطابق اشاعتِ اسلام اور تبلیغ احکامِ قرآن میں خرچ ہو گا۔" پھر آپ تحریر فرماتے ہیں "یہ مت خیال کرو کہ یہ صرف دُور از قیاس باتیں ہیں بلکہ یہ اس قادر کا ارادہ ہے جو زمین و آسمان کا بادشاہ ہے۔ مجھے اس بات کا غم نہیں کہ یہ اموال جمع کیونکر ہوں گے اور ایسی جماعت کیونکر پیدا ہو گی جو ایمان داری کے جوش سے یہ مردانہ کام دکھلائے بلکہ مجھے یہ فکر ہے کہ ہمارے زمانہ کے بعد وہ لوگ جن کے سپرد ایسے مال کئے جائیں گے وہ کثرتِ مال کو دیکھ کر ٹھوکر نہ کھاویں۔"

(الوصیّت صفحہ ۳۰)

چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اس ہدایت کی تکمیل میں اور آپ کے قائم کردہ نظامِ نَو کی ایک اینٹ بننے کی خاطر ہزاروں احمدیوں نے وصیّتیں کیں اور اشاعتِ اسلام کی خاطر اپنی جائیدادوں کا دسواں حصّہ وقف کیا اور کرتے چلے جا رہے ہیں۔ اس نظام میں شامل ہونا ہر متقی اور صاحبِ حیثیت مرد اور عورت کے لئے فرض ہے لیکن ابھی تک ہماری جماعت کی عورتوں پر اس نظام میں شمولیّت کی اہمیّت پوری طرح واضح نہیں ہوئی ہے۔

مَیں نے تمام لجنات کو لکھا کہ وہ مجھے اعداد و شمار بھجوائیں کہ ہر جگہ کتنی احمدی خواتین ہیں اور ان میں سے کتنی موصی ہیں۔ اب تک صرف ستانوے لجنات کی طرف سے ایسے اعداد و شمار موصول ہوئے ہیں۔ اور یہ دیکھ کر میری تعجب کی انتہا نہ رہی کہ عورتوں میں وصیّت کا معیار صرف ½۱۱ فیصدی ہے جو بہت ہی کم ہے

حالانکہ عورتوں کے لئے مردوں کی نسبت نظام وصیت میں شمولیت زیادہ آسان ہے۔ ہر شادی شدہ عورت کا مہر ضرور ہوتا ہے۔ جو اس کی جائیداد ہے۔ اسی طرح ہر عورت کے پاس کچھ نہ کچھ زیور ضرور ہوتا ہے۔ بے شک عورت کی آمد نہیں ہوتی لیکن زیور اور مہر کی صورت میں بہت ہی قلیل تعداد ایسی عورتوں کی ہوگی جن کے پاس جائیداد نہ ہو۔ اور وہ اس کے دسویں حصے کی وصیت کر سکتی ہیں۔ ہاں بہ شرط ضرور سامنے ہے کہ وصیت کرنے والا جہاں تک اس کے لئے ممکن ہے پابند احکام اسلام ہو اور تقویٰ طہارت کے امور میں کوشش کرنے والا ہو اور مسلمان۔ خدا کو ایک جاننے والا اور اس کے رسولؐ پر سچا ایمان لانے والا ہو اور نیز حقوق عباد غصب کرنے والا نہ ہو۔ جو بہن سچے دل سے اس نظام وصیت میں شامل ہونے کی خواہاں ہوں گی اس کی پوری کوشش ہوگی کہ وہ احکام اسلام پر عمل کرنے والی ہو اور نبی نوع انسان سے اچھا سلوک کرنے والی ہو۔ پس نظام وصیت میں شمولیت کی بہت بڑی برکت یہ بھی ہے کہ صدق دل سے اور ابتغاء مرضات اللہ سے وصیت میں حصہ لینے والی کو اللہ تعالےٰ نیکیوں پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرماتا ہے حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی کی توفیق عطا فرماتا ہے۔

پس اس نوٹ کے ذریعہ میں احمدی خواتین کی خدمت میں درخواست کرتی ہوں کہ وہ اپنی اصلاح کی خاطر اور اللہ تعالیٰ کا قرب پانے کی خاطر نظام وصیت کی ایک اینٹ بنیں۔ اور ان برکات کی حامل ہوں۔ جن کا اس نظام کے ساتھ اللہ تعالےٰ نے وعدہ فرمایا ہے۔

حضرت مصلح موعودؓ اپنی جلسہ سالانہ ۱۹۴۷ء کی تقریر میں فرماتے ہیں:۔

"پس اے دوستو! دنیا کا نیا نظام دین کو مٹا کر بنایا جا رہا ہے تم تحریک جدید اور وصیت کے ذریعہ سے اس بہشتی نظام دین کو قائم رکھتے ہوئے نیا بنا کرو۔ مگر جلدی کرو کہ دوڑ میں جو آگے نکل جائے وہی جیتتا ہے تم جلد سے جلد وصیت کرو تاکہ جلد سے جلد نظام نو کی تعمیر ہو اور وہ مبارک دن آجائے جبکہ چاروں طرف اسلام اور احمدیت کا جھنڈا لہرانے لگے اس کے ساتھ ہی میں اُن سب دوستوں کو مبارکباد دیتا ہوں جنہیں وصیتیں کرنے کی توفیق حاصل ہو اور میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو بھی جو ابھی تک اس نظام میں شامل نہیں ہوئے توفیق دے کہ وہ بھی اس میں حصہ لے کر دینوی برکات سے مالا مال ہو سکیں اور دنیا اس نظام سے ایسے رنگ میں فائدہ اٹھائے کہ آخر اسے یہ تسلیم کرنا پڑے کہ قادیان کی وہ بستی جسے کوردہ کہا جاتا تھا جسے جہالت کی بستی کہا جاتا تھا اس میں سے وہ نور نکلا جس نے ساری دنیا کی تاریکیوں کو دور کر دیا۔ جس نے ساری دنیا کی جہالت کو دور کر دیا۔ جس نے ساری دنیا کے دکھوں اور دردوں کو دور کر دیا اور جس نے ہر امیر اور غریب۔ ہر چھوٹے اور بڑے کو محبت اور پیار اور الفت باہمی سے رہنے کی توفیق عطا فرمائی"۔

(الفضل ۵ جون ۱۹۶۱ء)

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اللہ تعالےٰ نے یہ بھی الہاماً فرمایا تھا کہ پچاس فی صدی عورتوں کی اصلاح کے ساتھ اسلام کی ترقی وابستہ ہے۔ اسلام کی ترقی کے لئے ہمیں اپنے ہر کام کو کم از کم پچاس فی صدی کے معیار تک پہنچانا چاہیئے یہ کم سے کم معیار ہے ہر دینی کام میں شمولیت کا۔

میں اس نوٹ کے ذریعہ تمام لجنات اماء اللہ کی عہدہ داران کو بھی توجہ دلاتی ہوں کہ وہ اپنے جلسوں میں مستورات کے سامنے "نظام وصیت" کی اہمیت کو بیان کریں۔ "الوصیت" کا وہ حصہ جہاں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس میں شمولیت کی شرائط بیان فرمائیں سنائیں اور بہنوں کو نظام وصیت میں شمولیت کی تحریک کریں اور کوشش کریں کہ ہر لجنہ کی احمدی مستورات کی وصایا کا معیار کم از کم پچاس فی صدی تک پہنچ جائے۔

نیز اپنی رپورٹیں بھجواتے ہوئے اس میں یہ ذکر بھی ہو کہ انہوں نے وصیتیں کروانے کے لئے کیا کوشش کی اور اس کا کیا نتیجہ نکلا؟

اللہ تعالیٰ ہم سب کو توفیق عطا فرمائے کہ اشاعت اسلام کا جو کام حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے شروع فرمایا تھا اور جو درخت آپ نے بویا تھا اور جس کی آبیاری آپ کے خلفاء کرتے چلے آرہے ہیں اس کو ہم اپنی قربانیوں کے ذریعہ پروان چڑھائیں اور اسلام کی فتح اور غلبہ کا وہ دن جلد سے جلد طلوع ہو جس کا وعدہ اللہ تعالےٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ کیا تھا۔ آمین اللّٰھم آمین۔

عزیزم لطیف احمد مرحوم

(مکرم حکیم محمد جمیل صاحب راولپنڈی)

خاکسار کا لڑکا عزیز لطیف احمد بعمر ۲۰ سال مورخہ ۹ مارچ ۱۹۶۶ء کو سنٹرل ہسپتال کراچی میں اچانک رحلت کر کے مولائے حقیقی سے جا ملا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

مرحوم نیشنل بینک کراچی میں ملازم تھا۔ رہائش فیڈرل ایریا میں تھی۔ حسب معمول علی الصبح نماز سے فارغ ہو کر غسل کیا اور کپڑے پہن کر اپنے کمرہ کو تالا لگا کر ہوٹل گیا وہاں ناشتہ کیا اور دوپہر کا کھانا ہمراہ لے کر بس میں سوار ہوا اور دفتر کی طرف روانہ ہو گیا بس میں اچانک طبیعت خراب ہو گئی۔ فوراً بس سے اتر گیا اور سنٹرل ہسپتال میں جا کر ڈاکٹر کو بتایا کہ میری طبیعت سخت خراب ہے۔ سانس رک رہا ہے اور دل بیٹھ رہا ہے۔ اسی وقت ٹیکہ لگایا گیا لیکن کوئی افاقہ نہ ہوا۔ بلکہ مرحوم کی حالت اور خراب ہوتی چلی گئی۔ اور بولنا بند ہو گیا ہوش و حواس جاتے رہے۔ کسی علاج سے افاقہ نہ ہوا۔ ایک گھنٹہ کے اندر اندر روح قفس عنصری سے پرواز کر کے اپنے مولیٰ سے جا ملی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

ہسپتال والوں نے نیشنل بینک کراچی کو اطلاع دی کہ تمہارا ایک کلرک ہسپتال میں فوت ہو گیا ہے۔ بینک کے دفتر کا عملہ فوراً ہسپتال پہنچ گیا۔ آہستہ آہستہ کراچی میں جو رشتہ دار تھے وہ بھی ہسپتال میں جمع ہو گئے۔ نعش پوسٹمارٹم کے لئے بھیجدی گئی۔ بینک والوں نے بذریعہ ٹیلیفون مرحوم کے حقیقی ماموں محمد علیم الدین صاحب جو کہ راولپنڈی میں محکمہ ریلوے میں ڈپٹی فنانشل ایڈوائزر ہیں کو اطلاع دی۔ راولپنڈی کے نیشنل بینک کے منیجر کے ذریعہ مجھے مرحوم کے وفات کی اطلاع ملی۔ وفات کی خبر سن کر میرے پاؤں تلے سے زمین نکل گئی۔ تمام اعزہ و اقارب کو بذریعہ ٹیلیفون اطلاع دے دی گئی اور بینک کے منیجر صاحب سے ٹیلیفون پر درخواست کی گئی کہ مرحوم کی میت بذریعہ ہوائی جہاز ربوہ بھیجدی جائے۔ مرحوم کی بڑی ہمشیرہ اہلیہ چوہدری محمد صدیق صاحب ایم اے صدر عمومی ربوہ کے ساتھ مرحوم کو بہت محبت تھی اور وہ ان دنوں عزیز مرحوم کی شادی کا انتظام کر رہی تھی ان کو بھی بذریعہ ٹیلیفون اطلاع مل گئی۔ بینک والوں نے پوسٹ مارٹم کے بعد نعش ہسپتال والوں سے حاصل کر لی۔ بکس تیار کرا کے بذریعہ ہوائی جہاز میت ۲½ بجے کے قریب لاہور پہنچا دی اور تمام اخراجات خود برداشت کئے۔ کراچی سے میت کے بکس کے ساتھ عزیزم ماسٹر تاج الدین صاحب شملہ ٹیلرنگ ہاؤس کراچی آئے۔

ہوائی اڈہ لاہور سے میت بذریعہ ایمبولینس کار ربوہ پہنچائی گئی۔ ہم سب رات چناب ایکسپریس میں سوار ہو کر صبح دس بجے ربوہ پہنچ گئے سب نے چہرہ دیکھ لیا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت ظہر کی نماز کے بعد نماز جنازہ پڑھائی۔ اور مرحوم کو عام قبرستان میں دفن کر دیا گیا

مرحوم نہایت ذہین۔ مہمان نواز۔ خوش خلق ہر ایک سے خندہ پیشانی سے پیش آنے والا تھا مرحوم میں بہت سی خوبیاں تھیں۔ احباب جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ مرحوم کے درجات کی بلندی کے لئے اور ہمارے لئے صبر کرنے کی توفیق کے لئے دعا فرمائیں۔

میں ملازمین نیشنل بینک کراچی کا بہت ممنون ہوں۔ جنہوں نے جملہ اخراجات برداشت کر کے مرحوم کی نعش ہسپتال سے حاصل کر کے بذریعہ ہوائی جہاز ہمارے پاس پہنچا دی۔ اللہ تعالےٰ انہیں جزائے خیر دے۔ آمین۔

دعائے مغفرت

ہمارے مکرم دوست نائب صوبیدار بدر عالم صاحب اعوان ہیڈ کلرک ۲۰۔۱/۲۰ کی والدہ محترمہ مورخہ ۷ امئی ۱۹۶۶ء کو بمقام چک نمبر ۲۰ ضلع گجرات بعمر ۸۵ برس قضاء الٰہی سے رحلت فرما گئی ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ بہت سی نیکیوں کی مالکہ تھیں۔ تہجد گزار اور سلسلہ سے بہت محبت رکھنے والی خاتون تھیں۔ احباب کرام بزرگان سلسلہ دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ علیین میں جگہ دیں اور پسماندگان کا ہر طرح سے حافظ و ناصر ہو۔ آمین۔

خاکسار محمد عبد اللہ امیر جماعت احمدیہ کھاریاں

زمیندار مجالس انصار اللہ کی توجہ کیلئے

ہمارے زمیندار بھائیوں کو اپنے ملک کی سب سے بڑی فصل کی برداشت مبارک ہو۔ ہمارے زمیندار بھائی اپنے ذمہ کا چندہ بالعموم فصل کی برداشت پر ادا کیا کرتے ہیں۔ اسلئے زعمائے انصار اللہ سے گزارش ہے کہ وہ فصل کی برداشت سے فائدہ اٹھاتے ہوئے اراکین انصار اللہ سے ان کے ذمہ کا چندہ وصول کر کے جلد تر مرکز میں بھجوا دیں۔

جزاکم اللہ احسن الجزاء

قائد مال

انصار اللہ مرکزیہ ربوہ

مسجد احمدیہ ڈنمارک کی تعمیر کیلئے زیورات کی پیشکش

احمدی مستورات کے نیک نمونے

(۱۲)

ہمارے محسن اعظم حضرت اقدس خاتم النبیین محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں دینِ اسلام کی حفاظت کے لئے ایک مرتبہ مستورات نے آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشاد مبارک پر اپنے عزیز زیورات اتار کر اپنے پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت بابرکت میں پیش کر دئے۔

اسلام کی نشاۃ ثانیہ میں احمدی مستورات بھی اشاعت اسلام کے لئے قرونِ اولیٰ کی سی قربانیوں کا نمونہ پیش کر رہی ہیں۔ چنانچہ حال ہی میں ڈنمارک میں مسجد احمدیہ کی تعمیر کے لئے جو یورپین ممالک میں تبلیغ اسلام کا ایک ضروری حصہ ہے۔ حسب ذیل بہنوں کو اپنے قیمتی زیورات پیش کرنے کی سعادت حاصل ہوئی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کے اخلاص کو شرف قبولیت بخشے۔ اور انہیں اور ان کے خاندانوں کو ہمیشہ اپنے خاص فضلوں اور برکتوں سے نوازتا رہے آمین۔

۷۸۔ محترمہ عنایت بیگم صاحبہ اہلیہ شیخ سلطان علی صاحب دارالیمن لوہ: جوڑی طلائی ایک عدد

۷۹۔ محترمہ غلام فاطمہ صاحبہ اہلیہ ملک مبارک احمد صاحب پشاور کینٹ: انگوٹھی طلائی ایک عدد

۸۰۔ محترمہ رضیہ سلطانہ صاحبہ اہلیہ مکرم نور الدین صاحب رسالپور: انگوٹھی طلائی ایک عدد

۸۱۔ محترمہ رحمت بی بی صاحبہ لودھراں ضلع ملتان: انگوٹھی طلائی ایک عدد

۸۲۔ محترمہ بیگم صاحبہ فلائٹ لفٹننٹ محمد حنیف صاحب رسالپور چھاؤنی: پازیب نقرئی ایک جوڑی، ہتھڑیاں نقرئی ایک جوڑی

۸۳۔ محترمہ انور سلطانہ صاحبہ بیگم ملک مبارک احمد صاحب ارشاد منجانب والدہ مرحومہ: انگوٹھی طلائی ایک عدد

۸۴۔ محترمہ فضل بیگم صاحبہ اہلیہ ملک سردار خان صاحب جیکب آباد سندھ: کانٹے جھمکی طلائی ایک جوڑی

(وکیل المال اوّل تحریک جدید ربوہ)

ولادت

مورخہ ۱۸/۵/۶۶ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مکرم شیخ غفور احمد صاحب ابن شیخ عبد القدیر صاحب جہلمی کو لڑکا عطا فرمایا ہے۔ نومولود شیخ عبد اللطیف صاحب جہلمی کا نواسہ ہے۔ بچے کا نام حماد غفور تجویز ہوا ہے۔

بزرگان سلسلہ صحابہ کرام اور درویشان قادیان کی خدمت میں درخواست ہے کہ نومولود کی صحت و زندگی اور درازی عمر نیک اور خادم دین ہونے کے لئے دعا فرمائیں (خاکسار چوہدری نور احمد خان صدر)

ٹیکنیکل سپروائزرس

پاکستان آرڈیننس ایکسپلوسوز فیکٹری واہ میں۔ تنخواہ ۱۵۰-۷-۲۲۰-۸-۲۷۰۔ الاؤنس ۰/۲۲ انٹرویو کراچی۔ لاہور۔ واہ کینٹ یا ڈھاکہ۔

شرائط: ایف ایس سی (کیمسٹری) عمر ۱/۷/۶۶ کو ۱۸ تا ۳۵۔ درخواستیں ۲/۷/۶۶ تک بشمول مصدقہ نقول سندات پوسٹل آرڈر پانچ روپے و پاسپورٹ سائز فوٹو بنام سپرنٹنڈنٹ ایکسپلوسوز پاکستان آرڈیننس فیکٹریز واہ کینٹ۔ انٹرویو کی جگہ سائل تجویز کرے

ناظر تعلیم

درخواست ہائے دعا

۱۔ میرا لڑکا عزیزم عبد الحمید غازی لندن میں بار ایٹ لاء کا فائینل امتحان دے چکا ہے بزرگان سلسلہ و احباب جماعت کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ اسے اعلیٰ نمبروں پر کامیاب فرمائے۔ (خاکسار شیخ محمد علی انبالوی پاک میڈیکل سٹور چوہڑ کانہ منڈی)

۲۔ میں دو تین ماہ بیمار رہا ہوں۔ جس کی وجہ سے کمزوری بہت ہو گئی ہے۔ احباب میری کامل صحت کے لئے دعا فرماویں۔ (خاکسار دین۔ اے صابر۔ ٹوبہ ٹیک سنگھ)

۳۔ میری والدہ محترمہ سخت علیل ہے۔ حالت تشویشناک ہے۔ خاندان حضرت مسیح موعود اور احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔

(ملک بشیر احمد محمد شفیع صاحب بدین سندھ)

تعمیر مسجد احمدیہ ڈنمارک ۔۔ اور ۔۔ لجنات اماء اللہ ممالک بیرون

(۲)

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے بیرونی ممالک کی جن لجنات اماء اللہ کو سیدنا حضرت المصلح الموعود نور اللہ مرقدہ کی خلافت بابرکت پر باون سال گذرنے کی خوشی میں مسجد احمدیہ ڈنمارک کی تعمیر میں حصہ لینے کی توفیق عطا فرمائی ہے۔ ان کے اسماء گرامی مندرج ذیل ہیں۔ جزاھن اللہ احسن الجزاء فی الدنیا والآخرۃ۔ قارئین کرام سے ان سب کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

۸۔ مسز محمد سر طبینہ صاحبہ سنگاپور	۔۔ ۔۔ ۱	ملائی ڈالر	
۹۔ مسز محمد بابی صاحبہ	"	۔۔ ۔۔ ۵	"
۱۰۔ انگکو مریم بنت علی صاحب	"	۔۔ ۔۔ ۲۰	"
۱۱۔ انگکو سلیمہ بنت اسماعیل صاحب	"	۔۔ ۔۔ ۱۰	"
۱۲۔ مس عائشہ بی صاحبہ	"	۔۔ ۔۔ ۲	"
۱۳۔ میڈیم عظمت بی صاحبہ	"	۔۔ ۔۔ ۳	"
۱۴۔ مسز حسن مردی صاحبہ	"	۔۔ ۔۔ ۲۰	"

(وکیل المال اوّل تحریک جدید ربوہ)

لجنہ اماء اللہ پشاور کی تربیتی کلاس

لجنہ اماء اللہ اور ناصرات الاحمدیہ پشاور کی پندرہ روزہ تربیتی کلاس مورخہ ۲۰ مئی ۱۹۶۶ء کو شروع ہوئی۔ کلاس کا افتتاح مکرم شمس الدین خان صاحب امیر جماعت احمدیہ پشاور نے فرمایا۔ کلاس میں ترجمہ قرآن کریم۔ احادیث النبی اور مسنون دعائیں سکھانے کے علاوہ کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا درس بھی دیا گیا نیز سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام آپ کی زندگی کے مختصر حالات اور آپ کی بعض پیشگوئیوں کے متعلق لیکچر ہوئے۔ اس کے علاوہ پیغام احمدیت اور "مضامین برائے تربیتی کلاس انصار اللہ" میں سے بعض مضامین پڑھائے گئے۔

ناصرات کو ترجمہ قرآن پاک اور مسنون دعائیں سکھانے کے علاوہ "سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام" اور "کامیابی کی راہیں حصہ سوم" پڑھائی گئیں۔ نیز مرکز کی طرف سے منعقد ہونے والے امتحان کے لئے تیاری کروائی گئی۔

مورخہ ۲ جون کو امتحان لیا گیا۔ لجنہ کے امتحان میں مکرمہ ڈاکٹر انور ارجمند صاحبہ ۱۰۰ میں سے ۸۵ نمبر لے کر اوّل آئیں۔ مورخہ ۳ جون کو اختتامی اجلاس ہوا۔ جس میں مکرم امیر صاحب، مکرم حافظ اعظم صاحب اور مکرم مولوی دین محمد صاحب شاہد نے مستورات سے خطاب کیا اور مستورات کو اسلامی شعار کی پابندی کرنے۔ قرآن کریم سیکھنے اور تربیت اولاد کی طرف توجہ دلائی

اس کلاس میں تدریس کے فرائض مکرم مولوی دین محمد صاحب شاہد مکرم حافظ اعظم صاحب مکرمہ امۃ الحفیظ صاحبہ اور مکرمہ شمیم شریف صاحبہ صدر لجنہ پشاور نے سر انجام دئے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان سب کو جزائے خیر دے اور بیش از بیش دینی خدمت بجا لانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

(سیکرٹری لجنہ اماء اللہ پشاور)

ضروری اعلان

جامعہ نصرت ربوہ میں گیارھویں جماعت کا داخلہ میٹرک کے نتیجہ کے دس روز بعد شروع ہوگا اور دس روز تک جاری رہے گا۔ بذریعہ اعلان ہذا تمام ان طالبات کو جو جامعہ نصرت میں داخلہ لینے کا ارادہ رکھتی ہیں متوجہ کیا جاتا ہے کہ وہ ان فارغ ایام کو ضائع نہ کریں۔ بلکہ اردو، انگریزی اور دینیات کا مطالعہ جاری رکھیں۔ دینیات کا مضمون جامعہ نصرت میں لازمی ہے۔ ایف۔ اے میں نصف قرآن کریم با تفسیر پڑھایا جاتا ہے۔ تفسیر صغیر بطور کورس کے مقرر ہے لہذا تمام لڑکیاں قرآن پاک ناظرہ ضرور ختم کر کے آئیں بلکہ ابتدائی سیپاروں کا ترجمہ بھی پڑھ لیں۔ گذشتہ سالوں کے تجربہ سے یہ بات مشاہدہ میں آئی ہے کہ طالبات جب آتی ہیں تو ترجمہ تو درکنار انہیں قرآن کریم ناظرہ بھی نہیں آتا۔ علاوہ ازیں اردو و انگریزی کی کتب کا مطالعہ بھی جاری رکھیں تاکہ داخلہ کے وقت جب مذکورہ بالا تینوں مضامین کا امتحان ہو انہیں ناکامی نہ ہو۔

(پرنسپل جامعہ نصرت ربوہ)

وصایا

ضروری نوٹ:۔ مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز اور صدر انجمن احمدیہ کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جا رہی ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر مع وجوہ تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

۲۔ ان وصایا کو جو نمبر دیئے جا رہے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں ہیں بلکہ یہ مسل نمبر ہیں وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہو جانے پر دیئے جائیں گے۔

۳۔ وصیت کنندگان، سیکرٹری صاحبان مال اور سیکرٹری صاحبان وصایا اس بات کو نوٹ فرمالیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

مسل نمبر ۱۸۲۷۸:۔ میں امۃ الشکور زوجہ پروفیسر محمد ارشد صاحب قوم راجپوت پیدائشی احمدی پیشہ خانہ داری عمر ۲۲ سال ساکن ربوہ ڈاک خانہ خاص ضلع جھنگ صوبہ مغربی پاکستان۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۹/۴/۶۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائداد اس وقت حسب ذیل ہے جو میری ملکیت ہے اس کے علاوہ میری کوئی آمد نہیں۔

۱۔ میرا حق مہر مبلغ تین ہزار -/۳۰۰۰ روپے ہے۔ جو کہ خاوند کی طرف سے واجب الادا ہے۔

۲۔ میرا زیور بتفصیل ذیل ہے

گلوبند طلائی ایک عدد (۲) انگوٹھیاں طلائی ۳ عدد (۳) کڑے طلائی ایک جوڑی (۴) منگھر طلائی ایک جوڑی جملہ وزن تقریباً ۷ تولے۔ قیمتی -/۸۰۵ روپے

کل میزان تین ہزار آٹھ صد پانچ روپے

میں اس جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں یا آمد کا کوئی ذریعہ پیدا ہو جائے تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری وصیت آج سے منظور فرمائی جائے۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

الامۃ:۔ امۃ الشکور دارالعلوم ربوہ

گواہ شد:۔ محمد اسلم ایاز محلہ دارالصدر شرقی ربوہ

گواہ شد:۔ محمد ارشد لیکچرار تعلیم الاسلام کالج ربوہ

نوٹ:۔ خاکسار حق مہر کے حصہ وصیت کی ادائیگی کا ذمہ دار ہے۔ خاکسار محمد ارشد خاوند موصیہ

گواہ شد محمد اسلم ایاز محلہ دارالصدر شرقی۔ ربوہ۔

گواہ شد:۔ محمد علی احمد گولبازار۔ ربوہ

مسل نمبر ۱۸۲۷۹:۔ میں رشیدہ بیگم زوجہ محمد صدیق قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۳۰ سال پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ڈاک خانہ ربوہ ضلع جھنگ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲/۵/۶۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

(۱)۔ حق مہر اڑھائی صد روپیہ -/۲۵۰ واجب الادا ہے۔

(۲) ایک جوڑی کانٹے وزن ایک تولہ قیمتی -/۱۲۵ روپے

مندرجہ بالا جائداد کے علاوہ میری اس وقت کوئی جائداد نہیں۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اس کے علاوہ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی اور جائداد پیدا کروں یا میری وفات کے بعد جتنی جائداد بھی ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بھی واجب الادا ہوگی۔

میری اس وقت کوئی آمد نہیں۔ اگر کوئی آمد ہوئی تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ادا کرنے کی وصیت کرتی ہوں۔ اور اس کی اطلاع دفتر بہشتی مقبرہ کو دیتی رہوں گی۔

میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔

الامۃ:۔ نشان انگوٹھا۔ رشیدہ بیگم

گواہ شد:۔ محمد صدیق خاوند موصیہ محلہ دارالرحمت وسطی ربوہ۔

گواہ شد:۔ عبدالباقی قریشی ولد محمد شوکت قریشی ٹیکسٹری ایریا۔ ربوہ

نوٹ: میں اپنی اہلیہ کے ۱/۱۰ حصہ حق مہر کی ادائیگی کا ذمہ دار ہوں۔

خاکسار محمد صدیق خاوند موصیہ محلہ دارالرحمت وسطی۔ ربوہ۔ ضلع جھنگ

گواہ شد:۔ ملک تنظیم احمد محلہ دارالرحمت غربی ربوہ

مسل نمبر ۱۸۲۸۰:۔ میں امۃ الحفیظ زوجہ سمیع اللہ سیال قوم جیدران پیشہ ملازمت عمر ۲۸ سال پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ڈاک خانہ ربوہ ضلع جھنگ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ یکم مئی ۱۹۶۶ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں

میری اس وقت مندرجہ ذیل جائداد ہے

۱۔ کڑے طلائی	وزنی ۳½ تولہ	مالیتی	-/۴۲۰ روپے
۲۔ گلوبند طلائی	وزنی ۳¼ تولہ	مالیتی	-/۳۹۰ روپے
۳۔ انگوٹھیاں طلائی ۲ عدد	۸ ماشہ	مالیتی	-/۸۰ روپے
۴۔ بالیاں طلائی	۹ ماشہ	مالیتی	-/۹۰ روپے
۵۔ کانٹے طلائی	۱ تولہ	مالیتی	-/۱۲۰ روپے
میزان			-/۱۱۰۰ روپے

حق مہر بذمہ خاوند -/۱۰۰۰

کل میزان ۹ تولے ۳ ماشے اور کل قیمت مع مہر -/۲۱۰۰ روپے

میں مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اس کے بعد اگر کوئی جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے بعد اگر کوئی متروکہ ثابت ہو تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے۔ جو اس وقت مبلغ -/۱۳۵ روپے ماہوار ہے میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ کی جائے۔

الامۃ:۔ امۃ الحفیظ دارالرحمت وسطی ربوہ

گواہ شد:۔ سمیع اللہ سیال وکالت مال تحریک جدید۔ ربوہ

گواہ شد:۔ نورالحق انور سابق مبلغ امریکہ

مسل نمبر ۱۸۲۸۱:۔ میں مسعود الحسن نوری ولد میجر منظور الحسن ایم اے قوم جاٹ پیشہ طالبعلم عمر ۲۱ سال پیدائشی احمدی ساکن گجرات ڈاک خانہ گجرات ضلع گجرات صوبہ مغربی پاکستان۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲ر اپریل ۱۹۶۶ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری جائداد اس وقت کوئی نہیں۔ میرا گزارہ ماہانہ وظیفہ مبلغ -/۱۵۰ روپے پر ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ کی جائے۔

العبد:۔ مسعود الحسن نوری کنگ ایڈورڈ میڈیکل کالج لاہور

گواہ شد:۔ نذر احمد خان وصیت ۹۲۲۳۔ صدر حلقہ سول لائن لاہور۔ ہو سیکرٹری وصایا کریہ لاہور

گواہ شد:۔ نعیم احمد شاہ۔ زعیم حلقہ رتن باغ لاہور۔

مسل نمبر ۱۸۲۸۳:۔ میں بشریٰ صدیقہ بنت سردار عبدالحق صاحب شاکر قوم احمدی ڈوگر پیشہ خانہ داری عمر ۱۸ سال پیدائشی احمدی ساکن دارالصدر ”ج“ ربوہ ڈاک خانہ خاص ضلع جھنگ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲/۵/۶۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری جائداد اس وقت کوئی نہیں مجھے میرے والد صاحب کی طرف سے مبلغ دس روپے ماہوار جیب خرچ ملتا ہے میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

میری وصیت آج کی تاریخ سے منظور کی جائے۔

الامۃ:۔ بشریٰ صدیقہ محلہ دارالصدر حلقہ ”ج“۔ ربوہ

گواہ شد:۔ سید مبارک احمد سرور انسپکٹر وصایا۔ ربوہ۔

گواہ شد:۔ سردار عبدالحق شاکر وکالت مال تحریک جدید۔ والد موصیہ۔

الفضل میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیں۔ (مینجر)

ماہنامہ ”انصار اللہ“ کو جماعت کے نامور اہل قلم حضرات کا تعاون حاصل ہے

اہم علمی اور تربیتی مضامین سے آپ بھی فائدہ اٹھائیں

سالانہ چندہ صرف چھ روپے (قائد اشاعت انصار اللہ مرکزیہ)

چندہ مسجد ڈنمارک اور احمدی خواتین

(حضرت سیدہ ام متین صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

ہفتہ زیر رپورٹ یعنی ۱۶ جون تا ۲۲ جون میں مسجد ڈنمارک کے لئے ایک ہزار سات سو چھیالیس روپے کے وعدہ جات وصول ہوئے ہیں اور دو ہزار دو سو چورانوے روپے کی وصولی ہوئی ہے جس میں سے ایک سو چھیانوے روپے یعنی تین سو تین لجنہ اماء اللہ بیرون کی طرف سے ہیں گویا ۲۲ جون تک کل وعدہ جات کی مقدار تین لاکھ بیس ہزار پانچ سو ساٹھ ہو گئی ہے اور وصولی دو لاکھ پچھتر ہزار دو سو اکیانوے روپے۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔

مسجد کی بنیاد اللہ تعالےٰ کے فضل سے رکھی جا چکی ہے اور تعمیر کا کام سرعت سے جاری ہے۔ تمام لجنات اماء اللہ کی عہدیداران پر بہت بھاری ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ وہ جلد از جلد وعدہ جات کی ادائیگی کا انتظام کریں اور جو بہن ابھی تک اس تحریک میں شامل نہ ہوئی ہو اسے شامل کرنے کی تحریک کریں۔ تا مسجد کی تعمیر میں کسی قسم کی رکاوٹ نہ ہو۔

اللہ تعالےٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے:-

وَمَثَلُ الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمُ ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ وَتَثْبِيْتًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ كَمَثَلِ جَنَّةٍۢ بِرَبْوَةٍ اَصَابَهَا وَابِلٌ فَاٰتَتْ اُكُلَهَا ضِعْفَيْنِ فَاِنْ لَّمْ يُصِبْهَا وَابِلٌ فَطَلٌّ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ۝ (البقرۃ ۲۶۶)

یعنی جو لوگ اپنے مال اللہ تعالےٰ کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے اور اپنے آپ کو مضبوط کرنے کے لئے خرچ کرتے ہیں ان کے خرچ کی حالت اس باغ کی حالت کے مشابہ ہے جو اونچی جگہ پر ہو اور اس پر تیز بارش ہوئی ہو جس کی وجہ سے وہ اپنا پھل دو چند لایا ہو اور اس کی یہ کیفیت ہو کہ اس

پر زور کی بارش نہ پڑے تو تھوڑی سی بارش ہی اس کے لئے کافی ہو جائے اور جو کچھ تم کر رہے ہو اللہ اسے دیکھ رہا ہے

اس آیت کی تفسیر میں حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ فرماتے ہیں کہ:-

"اس تمثیل میں کہ سچے مومن کا دل ایک باغ کی طرح ہوتا ہے جس میں نیک اعمال کے ہرے بھرے پودے کھڑے ہوتے ہیں جب وہ صدقہ خیرات کرتا ہے تو خواہ وہ صدقہ بارش کی طرح نہ ہو بلکہ معمولی شبنم کی طرح ہو تب بھی وہ اس نیکی کے بابرکت نتائج حاصل کر لیتا ہے ... اللہ تعالےٰ کی جزا دل کے اخلاص پر مبنی ہوتی ہے نہ کہ مال کی مقدار اور کمیت پر صحابہ کرامؓ میں دونوں قسم کے لوگ موجود تھے ایک غربت کی وجہ سے تھوڑا خرچ کرنے والے اور دوسرے بہت خرچ کرنے والے۔ جو لوگ تھوڑا خرچ کرنے والے تھے وہ کہہ سکتے تھے کہ ہماری قربانیاں تو وابل نہیں کہلا سکتیں اس لئے ان کی خاطر فرمایا کہ طل ہی سہی وہ تمہیں وابل جیسا فائدہ ہی دے دے گی واللہ بما تعملون بصیر میں اس طرف اشارہ فرمایا کہ اللہ تعالےٰ عمل کی اصل حقیقت دیکھتا ہے اس کی ظاہری شکل نہیں دیکھتا اس لئے تھوڑا دینے والا گو دوسرے کے مقابلہ میں کم دیتا ہے مگر چونکہ اس کے پاس جو کچھ ہوتا ہے وہ دے دیتا ہے اس لئے اس کو اس طل سے وابل والا فائدہ پہنچ جاتا ہے۔ یہ امر بھی یاد رکھنا چاہیئے کہ اس آیت میں اللہ تعالےٰ نے انفاق فی سبیل اللہ کی دو اغراض بیان فرمائی ہیں (اوّل) ابتغاء مرضات اللہ (دوم) تثبیتاً من انفسھم یعنی اللہ تعالےٰ کی رضامندی کا حصول اور قوم کی مضبوطی ...

.... اسی وجہ سے میں نے اپنی جماعت کے لوگوں کو بارہا کہا ہے کہ جو شخص دینی لحاظ سے کمزور ہو وہ اگر اور نیکیوں میں حصہ نہ لے تو اس سے چندہ ضرور لیا جائے کیونکہ جب وہ خرچ کرے گا تو اس سے اس کو ایمانی طاقت حاصل ہوگی اور اس کی جرأت اور دلیری بڑھ جائیگی اور وہ دوسری نیکیوں میں بھی حصہ لینے لگ جائے گا"

(تفسیر سورہ بقرہ صفحہ ۶۱۱)

افسوس کہ ہفتہ زیر رپورٹ میں وعدہ جات اور وصولی دونوں کی مقدار میں کمی رہی ہے ہمارے چندے دینے کی غرض بھی اللہ تعالےٰ کی رضامندی اور اپنی قوم کی مضبوطی ہے اور یہی مسجد کی تعمیر کی غرض ہے کہ اس کے ذریعہ اللہ تعالےٰ . . .

. . . .

کی شان اور اس کا جلال بلند ہو اور سلسلہ احمدیہ کو تقویت حاصل ہو۔ اسلام کا غلبہ ہو۔ پس میری بہنو جس نے اب تک اس تحریک میں حصہ نہیں لیا اور مسجد کے لئے چندہ نہیں دیا اس کے لئے اب بھی وقت ہے کہ وہ اللہ تعالےٰ کی رضا کی خاطر اور اسلام کی ترقی اور خود اپنے نفس کی مضبوطی کے لئے اس تحریک میں شامل ہو تا یہ نیکی اس کے لئے مزید نیکیوں کا زینہ بنے ہم نے سوا تین لاکھ روپے کی رقم بہت جلد پوری کرنی ہے۔ اگر تمام لجنات اپنا فرض سمجھتے ہوئے پوری کوشش میں لگ جائیں اور اجتماع سے قبل یہ رقم پوری ہو سکتی ہے۔ اللہ تعالےٰ ہمیں توفیق عطا فرمائے کہ ہم اسلام کے غلبہ اور سربلندی کے لئے سرفروشی دینے کو تیار رہیں اور اللہ تعالےٰ کی محبت ہمیں حاصل ہو جائے

تعلیم القرآن کلاس (بقیہ صفحہ اوّل)

مکرم سید احمد شاہ صاحب منٹگمری
" علی محمد صاحب بستی بزدار
" امام بخش صاحب بستی بزدار
" علی سرور صاحب ابڑاہ
" محمد رشید صاحب شاد چوہڑکانہ
" محمد اسلم صاحب سجاد۔ فتح جنگ
" رانا اعجاز احمد صاحب۔ لائل پور
" حفیظ احمد صاحب ملتان
" منور احمد صاحب بہاولپور
" لطف الرحمٰن صاحب۔ لاہور
" نصیر احمد صاحب۔ ربوہ
" لطیف احمد صاحب "
" رفیق احمد صاحب "
" کرامت اللہ خادم صاحب گوجرانوالہ
" راجہ فضل احمد صاحب محمود آباد
" شاہد احمد چوہدری۔ ربوہ
" احمد دین صاحب کیرالی۔
" صبغتہ اللہ صاحب۔ گوجرانوالہ
" عبد المغنی صاحب۔ ربوہ
" محمد دین صاحب ربوہ
" ایوب اقبال صاحب ربوہ
" مبشر احمد صاحب ربوہ

مکرم عبد الجلیل خان صاحب ربوہ
" نصیر الحق صاحب ربوہ
" نصیر احمد صاحب اعوان ربوہ
" مبشر احمد صاحب۔ منٹگمری
" اکبر علی صاحب خانوالی
" محمد عبد اللہ صاحب۔ گوجرانوالہ
" رانا محمد عثمان صاحب راولپنڈی
" رانا رشید الدین صاحب لائل پور
" جلال الدین صاحب گکھڑ
" احمد الدین صاحب چک نمبر ۸ ایم۔ بی۔ سرگودہا
" ملک نصر اللہ خان صاحب گوجرانوالہ
" نور الحق صاحب۔ چارسدہ
" محمد رفیق صاحب نوشہرہ ورکاں
" احسان الحق صاحب رسالپور
" مبشر ناصر صاحب رسالپور
" سعید احمد صاحب وقف جدید ربوہ
" مسٹر لیئق محمود احمد صاحب کراچی۔

(ناظر اصلاح و ارشاد)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴